تعارف وتبصرہ

شرح سیرت ابن ہشام [اردو] ترجمہ الروض الأُنف

حافظ رشید احمد تھانوی*

ملک محمد بوستان، ذوالفقار علی، افتخار تبسم (مترجمین) زیر اہتمام ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف،
ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان، اگست ۲۰۰۵ء، چار جلدیں، کل صفحات: ۲۷۰۱

ابن ہشام نے سیرت ابن اسحاق کی تلخیص وتہذیب اور تحقیق وتنقیح کا جو کارنامہ انجام دیا وہ اتنا بلند پایہ اور عظیم الشان ہے کہ ابن اسحاق کی کتاب کی جگہ ابن ہشام کی کتاب کو بطور ماً خذ واصل لے لیا گیا ہے۔ ابن ہشام نے اتنا غیر معمولی کام کیا تھا کہ آج سیرت پر مستند ترین، جامع ترین اور قدیم ترین کتاب انہی کی سمجھی جاتی ہے۔ سیرت ابن ہشام شروع ہی سے اہل علم کے ہاں متداول ومعروف ہے۔ ابن ہشام نے جو کتاب مرتب کی تھی اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں تقریباً ایک درجن تلخیصوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے تہذیبیں ہوئیں نظمیں لکھی گئیں ان شرحوں میں جو شرح بہت مقبول اور عالمانہ ہے وہ الروض الانف کے نام سے سات جلدوں میں مطبوعہ موجود ہے کئی بار چھپی ہے، بہت سے لوگوں نے اس پر کام کیا ہے علمی اور تحقیقی انداز میں ایڈیٹ بھی ہوئی ہے۔ ایک نسخہ عبدالرحمٰن الوکیل کی تحقیق کے ساتھ رضا توفیق عفیفی نے دارالکتب الاسلامیہ سے ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔ دوسرا نسخہ عمر عبدالسلام السلامی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں داراحیاء التراث العربی بیروت سے طبع ہوا ہے۔ یہ دونوں نسخے سات سات مجلدات پر مشتمل ہیں۔

علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن السُّہیلی (متوفی ۵۸۱ھ) نے سیرت ابن ہشام پر یہ کام کیا کہ جو قصائد تھے ان کے مشکل الفاظ کی شرح لکھی جہاں جہاں مشکل الفاظ آئے ان کو بیان کیا۔ جہاں جہاں وہ کسی خاص نکتہ پر توجہ دینا چاہتے تھے اس کی طرف توجہ دلائی، جہاں انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ ابن ہشام کے بیان کو مزید مدلل بنانے کی ضرورت ہے وہاں حسب ضرورت اس کا اضافہ کر دیا جہاں کوئی بات ابن ہشام کے ہاں نامکمل نظر آئی اس کی تکمیل کر دی۔ خاص طور پر ایک چیز جس کا انہوں نے اضافہ کیا ہے وہ یہ کہ اگر کسی واقعہ سے کوئی اہم نکتہ نکلتا ہے یا کوئی درس ان کے سامنے آتا ہے یا کوئی سبق ملتا ہے تو اس کی طرف بھی انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس

* ریسرچ سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

کو آج کل کی اصطلاح میں فقہ السیرۃ کہا جاتا ہے۔ اس موضوع پر سب سے پہلے جو وقیع اور عالمانہ اشارات ملتے ہیں وہ علامہ سہیلی کی الروض الانف میں ملتے ہیں۔ علامہ سہیلی خود ایک بہت بڑے ادیب اور نحوی تھے اس لیے انہوں نے نحوی قواعد وضوابط پر بھی بات کی ہے۔ جس قصیدے کے کسی شعر سے کوئی نحوی اصول نکلتا ہے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ علامہ سہیلی اسپین میں بحر متوسط کے ساحل پر ایک شہر مالقہ کے رہنے والے تھے۔ تقوی، زہد واستغناء میں بڑی شہرت رکھتے تھے۔ اپنے لڑکپن میں نابینا ہوگئے تھے بعد میں جتنی کتابیں لکھیں وہ سب انہوں نے املاء کرا کر لکھوائیں۔ یہ کتاب اس لحاظ سے بڑی مفید ہے کہ اس سے ابن ہشام کے کیے ہوئے کام کی تکمیل ہوگئی ہے۔ ابن ہشام نے جہاں کوئی ایسی چیز بیان کی تھی جس کی مزید وضاحت کی ضرورت محسوس کی جاتی تھی یا کسی چیز کی شرح درکار تھی تو وہ علامہ سہیلی نے بیان کردی اور ابن ہشام کی کتاب کو سمجھنا بہت آسان بنادیا ہے۔

علامہ سہیلی محدث، فقیہ، لغوی، نحوی، ماہر انساب اور مؤرخ بھی تھے ان کی شرح میں ان سب حیثیتوں کی جھلک صاف محسوس ہوتی ہے ان علمی خوبیوں کی وجہ سے ابن ہشام کی وہ شرح جو علامہ سہیلی نے الروض الانف کے نام سے لکھی وہ بہت جلد مقبول ہوگئی اور دنیائے اسلام کے ہر علاقے میں مقبول اور متداول رہی۔ بہت سے لوگوں نے اس کی بھی شرحیں لکھیں اور اس پر حواشی لکھے بعض لوگوں نے اس کی تلخیص کی بعد میں آنے والے تقریباً ہر سیرت نگار نے اس سے استفادہ کیا۔ علامہ ابن قیم کی تحریروں اور تصنیفات میں جا بجا اس کے تذکرے اور حوالے ملتے ہیں۔(۱)

ادارہ ضیاء المصنفین کے زیر اہتمام الروض الانف کا اردو ترجمہ کرایا گیا ہے، جو ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سے ۲۰۰۵ء میں چار خوبصورت جلدوں میں طبع ہوا ہے۔ راقم الحروف کی معلومات کی حد تک اس سے قبل الروض الأنف کا اردو زبان میں کوئی ترجمہ دستیاب نہیں تھا۔ اس ترجمہ سے اردو دان طبقہ کی رسائی سیرت نبوی ﷺ پر ایک نہایت عمدہ کتاب الروض الأنف تک بہت آسان ہوگئی ہے۔ ترجمہ رواں اور سلیس ہے۔ عبارات کا تسلسل قائم رکھا گیا ہے۔ عربی اشعار کا ترجمہ بڑی وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہر جلد کے شروع میں دو مستقل فہرستیں بنائی گئی ہیں۔ ایک فہرست سیرت ابن ہشام کے موضوعات پر مشتمل ہے، دوسری فہرست الروض الأنف کے موضوعات پر مشتمل ہے۔ البتہ اگر مترجمین اُس نسخہ یا ایڈیشن کا تذکرہ بھی کردیتے جو بوقت ترجمہ ان کے پیش نظر رہا ہے تو اصل کتاب کے عنوانات کے مطابق کوئی مقام تلاش کرنا نسبۃً آسان ہوجاتا۔ راقم الحروف کے پیش نظر جو دو نسخے ہیں وہ عبدالرحمٰن الوکیل اور عمر عبدالسلام السلامی کے تحقیق کردہ نسخے ہیں۔ ان دونوں نسخوں کی فہرست زیادہ تفصیلی اور جامع ہے، جبکہ اردو ترجمہ میں جو الروض الأنف کے مضامین کی فہرست مرتب کی گئی ہے اس میں مضامین کی تفصیلات کم

ہیں۔ نیز اس ترجمہ کو اس لحاظ سے کامل و مکمل ترجمہ کہنا بھی مشکل ہے کہ بہت سے مقامات پر جہاں علامہ سہیلی نے نحوی یا لغوی مسائل کی تشریح کی ہے ان کا ترجمہ نہیں گیا ہے۔ مثلاً دیکھیے مندرجہ ذیل عربی عبارت:

هدايا المقوقس:

وقوله :في حديث عمر :مولى غفرة، وغفرة هذه هي أخت بلال بن رباح .وقول مولى غفرة هذا :إن صهرهم لكون رسول الله ﷺ تسرر منهم يعني :مارية بنت شمعون التي أهداها إليه المقوقس، واسمه جريج بن ميناء ، وكان رسول الله ﷺ قد أرسل إليه حاطب بن أبي بلتعة وجبرا مولى أبي رهم الغفاري فقارب الإسلام وأهدى معهما إلى النبي ﷺ بغلته التي يقال لها دلدل والدلدل القنفذ العظيم وأهدى إليه مارية بنت شمعون، والمارية بتخفيف الياء البقرة الفتية بخط ابن سراج يذكره عن أبي عمرو المطرز . وأما المارية بالتشديد فيقال: قطاة مارية أي ملساء قاله أبو عبيد في الغريب المصنف.(٢)

اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:

مقوقس کے ہدایا:

حضرت عمرؓ جن کا تذکرہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے وہ حضرت غُفرۃؓ کے غلام تھے۔ حضرت غفرۃؓ حضرت بلالؓ کی بہن تھیں۔ حضرت ماریہؓ کے والد کا نام شمعون تھا۔ شاہ مقوقس نے آپ ہی کو بارگاہ رسالت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ اس شہنشاہ کا نام جریج بن میناء تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہؓ اور حضرت جبرؓ کو شاہِ مقوقس کی طرف بھیجا۔ بادشاہ نے اسلام کے ساتھ قریبی تعلق قائم کیا، اس نے بارگاہِ رسالت میں ایک خچر ''دُلدُل'' بطور تحفہ بھیجا... اس نے حضرت ماریہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا کو بھی بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔

ماریہ اگر ''ی'' کی تخفیف کے ساتھ ہو تو اس کا معنی جوان گائے ہے اور اگر ''ی'' کی تشدید کے ساتھ ہو تو اس کا معنی خشک سالی ہے۔(٣)

یہاں علامہ سہیلی نے دُلدُل کا معنی ''القنفذالعظیم '' (Hedgehog) ایک بڑا جانور کیا ہے۔ اس عبارت کا ترجمہ شامل نہیں ہے۔ اسی طرح ماریہ کا ایک معنی علامہ سہیلی نے ''قطاة مارية أي ملساء'' کیا ہے۔(٤) جبکہ قطاۃ ایک پرندہ کو کہتے ہیں۔(٥) اور ''خشک سالی'' ''سَنَةٌ مَلسَاء'' کا ترجمہ ہے۔(٦)

بعض عبارات کا ترجمہ سرے سے کیا ہی نہیں گیا، مثلاً:

أسماء النخلة:

والفقير للنخلة يقال لها فى الكرمة حبية وجمعها :حيايا، وهى الحفيرة وإذا خرجت النخلة من النواة فهى عريسة ثم يقال لها :ودية ثم فسيلة ثم أشاء ة فإذا فاتت اليد فهى جبارة وهى العضيد والكتيلة ويقال للتى لم تخرج من النواة لكنها اجتثت من جنب أمها :قلعة وجثيثة وهى الجثائث والهراء ويقال للنخلة الطويلة عوانة بلغة عمان، وعيدانة بلغة غيرهم وهى فيعالة من عدن بالمكان واختلف فيها قول صاحب كتاب عين فجعلها تارة فيعالة من عدن، ثم جعلها فى باب المعتل العين فعلانة.ومن الفسيلة حديث أنس أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال "إن قامت الساعة وبيد أحدكم فسيلة فاستطاع أن يغرسها قبل أن تقوم الساعة فليغرسها "من مصنف حماد بن سلمة .والذين صحبوا سلمان من النصارى كانوا على الحق على دين عيسى ابن مريم، وكانوا ثلاثين يداولونه سيدا بعد سيد.(۷)

اس عبارت کا ترجمہ شامل نہیں ہے۔(۸)

اسی طرح :وذكر فى موضع آخر خلافا فى أسمائهم وذكر فيهم بنى غلى بالغين وليس فى العرب غلى غيره قال مهلهل: أنكحها فقدها الأراقم فى جنب وكان الحباء من أدم

معنى خِلتَ فِيَّ وشَيعِهِ :

فصل :وذكر حديث عمر وقوله للرجل" :أكنت كاهنا فى الجاهلية؟ فقال الرجل سبحان الله يا أمير المؤمنين لقد خلت فى واستقبلتنى بأمر ما أراك استقبلت به أحدا منذ وليت "وذكر الحديث وقوله خلت فى هو من باب حذف الجملة الواقعة بعد خلت وظننت، كقولهم فى المثل من يسمع يخل ولا يجوز حذف أحد المفعولين مع بقاء الآخر لأن حكمهما حكم الابتداء والخبر، فإذا حذفت الجملة كلها جاز لأن حكمهما حكم المفعول والمفعول قد يجوز حذفه ولكن لا بد من قرينة تدل على المراد ففى قولهم من يسمع يخل دليل يدل على المفعول وهو يسمع وفى قوله خلت فى دليل أيضا، وهو قوله فى كأنه قال خلت الشر فى أو نحو هذا، وقوله قبل الإسلام بشهر أو شيعه أى دونه بقليل وشيع كل شىء ما هو تبع له وهو من الشياع وهى حطب صغار تجعل مع الكبار تبعا لها، ومنه المشيعة وهى الشاة تتبع الغنم لأنها دونها من القوة.(۹) اس عبارت کا ترجمہ بھی شامل نہیں ہے۔(۱۰) بالعموم فاضل مترجمین نے الروض الأنف کے وہ مقامات جہاں سیرت سے ہٹ کر بحثیں تھیں یا لغوی، صرفی، نحوی قواعد مذکور تھے، نظرانداز کردیے ہیں۔تاہم فاضل مترجمین کی مذکورہ کاوش شائقین سیرت کے لیے کسی ارمغان سے کم نہیں ہے۔امید ہے کہ نقشِ ثانی میں مترجمین محولہ بالا امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کو مزید مفید بنائیں گے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) غازی، محمود احمد، ڈاکٹر: محاضرات سیرت، لاہور: الفیصل، ۲۰۰۷ء، ص ۲۸۷، ۲۸۸

(۲) الروض الانف، تحقیق عبدالرحمٰن الوکیل، ۱/۹۳؛ الروض الأنف، تحقیق عمر عبدالسلام السلامی، ۱/۴۸

(۳) شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۵۴

(۴) لسان العرب، بیروت: دار صادر، مادہ مرا، المرو، ۱۵/۲۷۵

(۵) لسان العرب، مادہ قطا، ۱۵/۱۸۹

(۶) لسان العرب، مادہ ملس، ۶/۲۱۱

(۷) الروض الأنف، تحقیق عمر عبدالسلام السلامی، ۲/۲۲۰، ۲۱۹

(۸) دیکھئے: شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۴۸۴۔۴۸۷

(۹) الروض الأنف، تحقیق عبدالرحمن الوکیل، ۲/۳۱۸، ۳۱۹

(۱۰) دیکھئے: شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۴۷۲

☆☆☆☆☆☆☆☆